غیر اسلامی ممالک کے سفر اور ملازمت کا شرعی حکم

(مولانا) مفتی نعمت اللہ حقانی
استاذ شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی
جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان

ذیلی عنوانات:

1 ...... غیر مسلم ممالک کا سفر

2 ...... سفر کرنے کا شرعی حکم

3 ...... غیر ممالک میں ملازمت اور اس کا حکم

4 ...... وہاں رہائش کیلئے شراب خانوں، جوا خانوں کو زیر استعمال لانے کا حکم

5 ...... دارالحرب میں ڈاڑھی منڈوانے کی شرط اور اس پر عدم جواز کے نظائر

اس وقت مسلمان بعض فتنوں اور حوادث اور ناجائز و بے جاشکوؤں کی وجہ سے اپنے اسلامی ملک چھوڑنے کیلئے آمادہ ہوتے ہیں، او باہر جانے کو فخر اور باعث عزت وتقویت سمجھتے ہیں یا اس غرض سے جانے کے خواہاں ہوتے ہیں کہ اپنے اعزاء واقرباء اور معاشرے میں مضبوط حیثیت سے بلند معیار حاصل کریں، تو اس صورت میں شریعت کے حوالہ سے کیا یہ اقدام درست اور جائز ہے؟ اور تمویل اور ما حیثیت بڑھانا بھی اس صورت میں جبکہ سفر بلاد کفر اور شرک کے وقت میں اسلامی تشخص اور یونیفارم اور دینی وضع قطع سے دستبرداری نوبت آجاتی ہے؟

1 ...... مسلمان غیر مسلم ممالک کا سفر عارضی طور پر ملازمت کیلئے اختیار کرتے ہیں اور بعض وہاں پر مستقل رہائش اختیار کر۔ ہیں اور دونوں طبقوں کو وہاں پر مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو کہ ان کی مذہبی اور دینی زندگی پر تباہ کن اثرات کا باعث ہو۔ ہیں۔ اسلئے کہ بعض دفعہ انہیں ملازمت اس شرط پر ملتی ہے کہ وہ داڑھی صاف کرلیں اور اپنا اسلامی معاش ترک کر کے پینٹ شرٹ وغی پہنا کریں۔ اس بارے میں یہاں تک سنا گیا ہے کہ بیرون ملک ملازمت دلانے والی ریکروٹنگ ایجنسیاں خواہشمند افراد کی داڑھیا پاسپورٹ بنانے سے پہلے ہی صاف کروالیتے ہیں تاکہ پاسپورٹ میں بغیر داڑھی کا فوٹو آئے تاکہ انہیں مذکورہ ممالک کے ائیر پور سے فارغ ہونے میں آسانی ہو کیونکہ داڑھی والے حضرات سے ایمگریشن کا عملہ سخت رویہ اپنائے رکھتا ہے۔ چنانچہ ابتداء ہی ا۔ اسلامی تشخص کو بگاڑنے سے ہوجاتی ہے۔

2 ...... اکثر اوقات ملازمت کے متلاشی حضرات کو ملازمت شراب خانوں، جوا خانوں یا ایسے ہوٹلوں میں مل جاتی ہے جہاں پر انہیں شراب بیچنا اور خنزیر کا گوشت وغیرہ فروخت کرنا پڑتا ہے۔

3 ...... غیر اسلامی ممالک میں مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کا مسئلہ مزید گھمبیر ہے کیونکہ وہاں پر جو یہودی اور عیسائی قومیں آباد ہیں ان کی صورتیں اور بچے انتہائی آزاد اور اخلاق سوز زندگی گزارتے ہیں اور ان سے میل جول کی وجہ سے مسلمان عورتوں اور بچوں کا ان سے متاثر ہونا فطری امر ہے۔ مسلمانوں کیلئے سب سے مشکل کام اولاد کی تربیت اور مغربی تہذیب وتمدن سے ان کا بچانا اور ان کا اسلامی تشخص برقرار رکھنا ہے جو کہ فی الواقع ناممکن ہے وگرنہ سخت مشکل ضرور ہے۔

مسئلہ نمبر 1 کا شرعی حکم:

تمہید: ہر نظام سلطنت وسیاست میں مختلف شعبوں کیلئے کوئی نہ کوئی یونیفارم مقرر ہے۔ مثلاً پولیس کا یونیفارم اور ہے، فوج کا اور ہے، بری فوج کا اور ہے، بحری فوج کا اور ہے، ڈاکخانے والوں کا اور ہے اور ریلوے والوں کا اور۔ پھر اس پر مزید تاکید اور سختی یہاں تک ہے کہ ڈیوٹی ادا کرتے وقت اگر یونیفارم میں کوئی ملازم نہیں پایا جاتا ہے تو مستوجب سزا شمار کیا جاتا ہے۔ اسطرح اگر کوئی دوسرے شعبہ کا یونیفارم پہن کر آجائے تو وہ بھی اسی طرح مجرم قرار دیا جاتا ہے اور یہ امر ایک نظام سلطنت اور حکومت میں ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اقوام وملل میں بھی ہمیشہ اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ہر قوم اور ہر ملت اپنے اپنے یونیفارم اور نشانوں کو محفوظ رکھنا از حد ضروری سمجھتی ہے اور یہ کبھی لباس میں تبدیلی کی صورت اور کبھی جسم کی بعض اعضاء میں باقی رکھی جاتی ہے۔ اسلئے کہا جاتا ہے کہ جو قوم اور جو ملک اپنی یونیفارم اور نشان کی محافظ نہ رہی وہ جلد دوسری قوموں میں جذب ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام ونشان باقی نہیں رہتا۔ جیسا کہ ہندوستان میں انگریز سولھویں صدی کے آخر میں آیا، تقریباً ڈھائی سو سال گزر گئے ہیں، نہایت سرد ملک کا رہنے والا ہے، لیکن اس نے اپنا یونیفارم کوٹ، پتلون، بیلٹ، نک ٹائی اس گرم ملک میں بھی نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو پینتیس کروڑ افراد والی قوم اپنے میں ہضم نہ کر سکی۔ اس کی الگ قوم اور ملت ہے اور اس کی ہستی پوری دنیا میں قابل تسلیم ہے۔ ہر قوم کی ترقی کا معیار یہی رہا ہے کہ اس کی یونیفارم، اس کا کلچر اور اس کا مذہب، اس کی زبان دوسروں پر غالب ارو دوسرے ممالک اور اقوام میں پھیل جائے۔

مذکورہ بالا معروضات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہو سکتا ہے جبکہ وہ اپنے خصوصی وضع قطع میں تہذیب اور کلچر میں، بود وباش میں زبان اور عمل کو باقی رکھے۔ اسلئے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ مذہب اسلام جو اپنے عقائد، اخلاق واعمال وغیرہ کی حیثیت میں تمام مذاہب دینوی اور تمام اقوام عالم سے بالاتر ہے۔ اس کی وضع کردہ یونیفارم کو اپنا اور اس کی تحفظ کو قومی اور مذہبی فریضہ سمجھتے ہوئے ان کیلئے جان لڑادے اور ہمیشہ ان پر کاربند رہے تاکہ خدا کی تابعداروں اور الٰہی بندوں کو اللہ تعالی کے سرکشوں اور باغی لوگوں سے تمیز ہو سکے۔ اور اس کی بنا پر کہا گیا ہے **من تشبہ بقوم فھو منھم** پس مسلمان پر

امت محمدی ﷺ کی حیثیت سے حسب اقتضاء فطرت اور عقل لازم ہے کہ وہ اپنے آقا کا سا رنگ ڈھنگ، چال چلن، صورت، سیرت، فیشن و کلچر وغیرہ اپنائے۔ چاہے وہ اپنے ملک میں ہو یا بیرون ملک سفر اختیار کرے۔ اپنے دیس میں ہو یا پرائے دیس میں ہو، ہر حال میں اپنا امتیازی، مذہبی تشخص برقرار رکھے۔ اس بنا پر یورپی ممالک، امریکہ اور کمیونسٹ ممالک میں جانے کے وقت اور پھر وہاں رہن سہن میں ان کی خصوصی شعار اور فیشن جیسے داڑھی منڈوانا، کلین شیو بنانا، وغیرہ حیا سوز تہذیب سے انتہائی متنفر ہونا چاہئے۔ اور جو مسلمان اور امت محمدی کے دعویداران کی وضع کردہ داغدار اور غلیظ، حیا سوز، انسانیت کش، قاتل فردیت، حمیت اور غیرت سے عاری تہذیب اور کلچر سے گریز نہ کرے تو وہ شرعاً فساق اور فجار کے زمرے میں آتا ہے اور موجب لعنت خداوندی بنتا ہے کما جاء في الحديث لعن الله المشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے عورتوں سے تشبہ کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے تشبہ کرنے والی عورتوں پر۔

واضح رہے کہ داڑھی منڈوانا یا کلین شیو بنانا عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے، اسلئے لعنت کے سبب ہے جبکہ داڑھی رکھنا مردیت کی علامت ہے اور زینت ہے کما في الحديث سبحان من زيّن الرجال باللحى۔

دار الحرب میں جانے کیلئے داڑھی منڈانے کی شرط اور اس پر عدم جواز کے نظائر و امثال:

خالفوا المشركين وفّروا اللحى واحفوا الشوارب (صحيح مسلم)

جزوا الشوارب وارفعوا اللحى خالفوا المجوس - صحيح بخاري 875)

قال صاحب معين الحكام ولو شدّ الزنار على وسطه ودخل دار الحرب قال القاضي ابو جعفر الاستروشني إن فعل لتخليص الأسارى لا يكفر (معين الحكام 254)

وكذا قوله ولو وضع على رأسه شبه قلنسوة المجوس مع العمامة المختار أنه لايكفر ولبس السواد والداغج وتعليق العائرة لا يوجب الكفر (معين الحكام 253)

ومن وضع قلنسوة المجوس على رأسه قال بعضهم يكفر وقال بعضهم لا يكفر وقال بعض المتأخرين أنه إن كان لضرورة البرد أو لأن البقرة لا تعطيه اللبن لا يكفر (معين الحكام 256)

نوٹ: دوسرے اور تیسرے مسئلہ کے حوالہ جات اس مضمون کے دوسرے قسط کے ساتھ شائع ہوں گے۔ (انشاء اللہ)